ISLAMIC STUDIES:

LITERATURE ON QURAN IN ENGLISH LANGUAGE - A BIBLIOGRAPHY.

BY MUHAMMAD ADIL USMANI

ISLAMIC DOCUMENTATION AND INFORMATION CENTRE, KARACHI (n.d.)

قرآنیات پر انگریزی تصانیف وتالیفات ایک کتابیاتی مطالعہ (مرتبہ محمد عادل عثمانی)

عہد جدید کی علمی ترقیوں کا ایک اہم پہلو مختلف موضوعات پر کتابیاتی مطالعہ اور اس کی اشاعت ہے۔ کسی بھی موضوع پر اس نوع کے مطالعہ سے اس سے متعلق دستیاب مواد کی نہ صرف جانکاری فراہم ہوتی ہے اور تحقیقی وتصنیفی کاموں میں اس سے مدد ملتی ہے بلکہ اس سے یہ بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ علوم وفنون کے مختلف شعبوں میں تصنیفی وتالیفی سرگرمیوں کی عہد بعہد رفتار کیا ہے۔ مختلف زبانوں میں اس نوع کے مطالعہ کا سلسلہ پہلے سے جاری ہے لیکن موجودہ دور میں اختصاصی مطالعہ کی ضروریات کی وجہ سے اس میدان میں اہل علم کی دلچسپی کافی بڑھ گئی ہے اور ذرائع رسل ورسائل کی ترقی، اطلاعات کی فراہمی اور ان کی ترتیب واشاعت کی سہولیات نے اس کام کی رفتار کو بہت تیز کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ الگ الگ موضوعات پر کتابیات کی اشاعت روز افزوں ترقی پر ہے۔ خوشی کی بات یہ کہ دوسرے موضوعات کے علاوہ اسلامیات پر بھی کتابیات کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور اس سے بھی اہم یہ کہ پہلے اس میدان میں صرف مستشرقین کا نام سامنے آتا تھا لیکن اب اس فن میں مسلم اسکالرس کی دلچسپیاں بھی نمایاں ہو رہی ہیں اور اس سے متعلق ان کی انفرادی کوششوں کے علاوہ بعض اداروں کی خدمات بھی سامنے آرہی ہیں اس ضمن میں دو مراکز خصوصی ذکر کے مستحق ہیں: (1) RESEARCH CENTRE FOR ISLAMIC HISTORY, ART AND CULTURE, ISTANBUL (2) ISLAMIC DOCUMENTATION AND INFORMATION CENTRE, KARACHI. اول الذکر مرکز سے دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کی جامع وضخیم ببلوگرافی کی اشاعت کے بعد اب تراجم قرآن کے مخطوطات کی ببلوگرافی زیر تکمیل ہے جبکہ موخر الذکر پاکستان کی خاص

خاص لائبریریوں کے اردو و انگریزی ذخائر کتب کی فہرست (A UNION CATALOGUE OF BOOKS AVAILABLE IN SELECTED LIBRARIES OF PAKISTAN) شائع کرنے کے علاوہ اسلام و اسلامیات کے موضوع پر دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں پیش کیے جانے والے تحقیقی مقالات کی ببلوگرافی (A BIBLIOGRAPHY OF DOCTORAL DISSERTATIONS ON ISLAM) منظر عام پر لا چکی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب (قرآنیات پر انگریزی مطبوعات کی ببلوگرافی) بھی اسی مرکز سے شائع ہوئی ہے اس نوع کے دوسرے منصوبے بھی (مثلاً عربی و فارسی کتب کی ببلوگرافی) اس مرکز کی نگرانی میں زیر تکمیل ہیں۔ یہ ادارہ اپنی ان مفید علمی خدمات بالخصوص کتابیاتی مطالعات کی اشاعت کے لیے بجا طور پر اہل علم و محققین کی جانب سے تحسین و حوصلہ افزائی کا مستحق ہے۔

قرآنیات کی مذکورہ ببلوگرافی اپنی نوع کی اولین تالیف ہے۔ اس کے مولف محمد عادل عثمانی کو قرآنیات کی ببلوگرافی کی ضرورت و اہمیت کا احساس اصلاً اس وقت ہوا جب وہ ملک عبدالعزیز یونیورسٹی (جدہ) اور اس کے بعد جامعہ ام القریٰ (مکہ مکرمہ) سے لائبریرین کی حیثیت سے منسلک ہوئے اور ان جامعات کی لائبریریوں میں قرآنیات کے ایک مخصوص ذخیرہ کی تعمیر و ترقی کی خدمت ان کے سپرد ہوئی۔ اسی دوران جب انھیں قرآنیات پر ریفرنس بک اور کیٹلاگ کی تلاش ہوئی تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ کوئی ایسی کتابیات یا ببلوگرافی دستیاب نہیں جو قرآنیات کے ساتھ مخصوص ہو۔ قرآن جیسے اہم ترین موضوع پر کتابیات کی عدم دستیابی نے ان کے اس ارادہ کو مستحکم کیا کہ انگریزی میں ایک ایسی ببلوگرافی تیار کی جائے جو تراجم و تفاسیر اور قرآنیات کے مختلف موضوعات پر تصنیفات و تالیفات اور تحقیقی مقالات کو حاوی ہو۔ اسی ارادہ کی تکمیل زیر تبصرہ ببلوگرافی کی صورت میں ظاہر ہوئی۔

یہ کتاب سات حصوں میں منقسم ہے جس میں بالترتیب (۱) کتابیات و فہارس کتب (۲) اشاریہ جات و لغات (۳) تراجم قرآن (۴) قرآن کے منتخب اجزا کے تراجم (۵) تفاسیر (۶) قرآنی مطالعات اور (۷) تحقیقی مقالات کے تحت مواد کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے جملہ ابواب کے اندراجات (ENTRIES) ایک ہی نمبر شمار کے تحت مصنف یا مؤلف کے نام سے حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ اس ببلوگرافی کا ایک مفید پہلو یہ ہے کہ اس کے ہر حصہ کی ابتدا میں مرتب نے مختصراً تعارفی تشریحات پیش کی ہیں جن سے اس حصہ کی اہمیت اور اس کے مشتملات کا مختصر تعارف

اور اس سے استفادہ کا طریقہ ظاہر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر "تراجم قرآن" کے ابتدائیہ میں انگریزی ترجمۂ قرآن کی مختصر تاریخ، اولین تراجم اور بعد کے کچھ منتخب تراجم کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس کے آخر میں دو اشاریے بھی دیئے گئے ہیں پہلا مصنفین و مولفین سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا موضوعاتی ہے۔ اس کتاب پر سنہ اشاعت درج نہیں جس سے یہ صاف طور پر واضح ہو کہ کس سنہ تک کی مطبوعات اس میں شامل ہیں لیکن اس کے اندراجات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں ۱۹۸۳ء تک کی شائع شدہ کتابوں کے احاطہ کی کوشش کی گئی ہے۔

کتاب کے پہلے حصہ میں جس میں ۷۴ اندراجات ہیں ان کتابیات و فہارس کتب (BIBLIOGRAPHIES AND CATALOGUES) کو پیش کیا گیا ہے جو دیگر موضوعات کے علاوہ قرآن سے متعلق مطبوعات یا مخطوطات کو حاوی ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا مرتب کو قرآن سے متعلق کوئی مخصوص یا مستقل ببلوگرافی دستیاب نہیں ہوسکی۔ اس حصہ کے اندراجات سے اس خیال کو مزید تقویت ملی کہ اب تک مستشرقین کو اس فن میں قیادت حاصل ہے۔ مرتب نے اس حصہ میں ہندوستان کی متعدد لائبریریوں کے عربی و فارسی مخطوطات کے انگریزی کیٹلاگ درج کیے ہیں لیکن بعض مشہور لائبریریوں اور ذخائر کے کیٹلاگ اس میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں جبکہ وہ انگریزی میں بھی دستیاب ہیں اس ضمن میں سرسالار جنگ میوزیم (حیدرآباد) رضا لائبریری (رامپور) اور عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (ٹونک، راجستھان) کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ موخر الذکر کی فہرست کی دوسری جلد قرآنیات و حدیث کے ساتھ مخصوص ہے۔

دوسرے حصہ کے تحت صرف دس اندراجات ہیں جو قرآنی آیات و الفاظ کے اشاریے اور قرآنی الفاظ و مصطلحات کی مخصوص لغات و قوامیس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حصہ کی ابتدا میں قرآن کریم کے موضوعاتی اشاریہ کی اہمیت واضح کی گئی ہے لیکن اس سے متعلق کسی تالیف کا ذکر نہیں ملتا۔ اس موضوع پر افضل الرحمن کی تالیف کردہ ایک مفید کتاب (SUBJECT INDEX OF THE QURAN) (قرآن کا موضوعاتی اشاریہ) اسلامک پبلیکیشن، لاہور سے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی ہے ابھی جلد ہی (AN INDEX TO QURANIC TEACHINGS) (مرتبہ عبدالرؤف) کے نام سے ایک کتاب نظر سے گذری ہے لیکن اس پر سنہ و مقام اشاعت کچھ درج نہیں ہے۔ قرآنی لغات (GLOSSARIES OF THE QURAN) میں

نامور مفکر اسلام سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی اردو کتاب "قرآن کی چار بنیادی اصطلاحات" کا انگریزی ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے (ع ۲۰۸)۔ یہ شمولیت بامعنی نہیں معلوم ہوتی۔ اسے "قرآنی مطالعات" کے تحت ذکر کرنا زیادہ مناسب ہوتا۔ اس حصہ کے آخر میں (DICTIONARY AL-QURAN) کے نام سے ایک انڈونیشیائی۔ انگریزی کتاب کا ذکر ہے۔ اس کے تعارف میں یہ لکھا گیا ہے کہ یہ کتابوں اور آیات کی وضاحت کرتی ہے (DENOTING BOOKS AND VERSES) لیکن اس سے اس کتاب کی اصل نوعیت واضح نہیں ہوتی۔

اس کتاب کا تیسرا حصہ قرآن کے انگریزی تراجم پر مشتمل ہے۔ اس میں براہ راست عربی اور دیگر زبانوں سے کیے گئے تراجم بھی مندرج ہیں۔ مرتب کے بیان کے مطابق اس حصہ میں صرف مکمل تراجم کو شامل کیا گیا ہے (ص۱۵) لیکن اس میں بعض اندراجات ایسے ہیں جو قرآن کے مکمل تراجم نہیں کہے جا سکتے مثلاً QURAN IN THE CLASS ROOM (No.66), STUDENT'S KORAN (No.74) & THE SPIRIT OF THE TRUTH (No.95) یہ تینوں کتابیں بالترتیب ۴۰، ۴۸، ۱۵ اور ۱۰۳ صفحات پر مشتمل ہیں ان میں سے دوسری کتاب اصلاً مکی دور کی ۲۵ مختصر سورتوں کے مباحث کے خلاصہ پر مشتمل ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اسے قرآنی مطالعات کے باب میں بھی شامل کیا گیا ہے (ع ۲۴۳)۔ مرتب نے اس حصہ میں ۵۹ تراجم قرآن کا ذکر کیا ہے اس کے باوجود اس میں بعض اہم تراجم شامل ہونے سے رہ گئے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر عبدالرحیم قدوائی نے بھی اپنے تبصرہ میں اس کی صراحت کی ہے (مسلم ورلڈ بک ریویو، لیسٹر، ۷/۴، ۱۹۸۷ء، ص۸)۔ کتاب کے چوتھے باب میں قرآن کے منتخب اجزاء کے تراجم مندرج ہیں۔ یہ باب ۹۴ اندراجات پر مشتمل ہے۔ منتخب سورتوں کے تراجم کے علاوہ اس میں ایسی کتابیں بھی مذکور ہیں جن میں کسی خاص موضوع کے تحت آیتوں کو جمع کر کے ان کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس باب میں بعض ایسی تالیفات شامل کی گئی ہیں جو قرآن کے منتخب اجزاء کے تراجم کے بجائے اپنی جگہ مستقل کتاب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مثال کے طور پر یہ اندراجات پیش کیے جا سکتے ہیں QURAN FOR CHILDREN (NO.116). THE MIND OF THE QURAN (NO. 130), BEAUTY OF THE QURAN (NO. 137) AND SPIRIT OF ISLAM (NO. 161) غالباً یہی وجہ ہے کہ یہ چاروں کتابیں "قرآنی مطالعات" کے باب میں بھی درج کی گئی ہیں (نمبر ۲۲۲،

۲۸۶، ۲۴۱، ۳۴۴ بالترتیب)۔

زیر تبصرہ کتاب کا پانچواں حصہ قرآن کریم کی مکمل و نامکمل تفاسیر سے تعلق رکھتا ہے اور یہ ۸۴ اندراجات پر مشتمل ہے۔ اس میں انگریزی کی مستقل تفاسیر کے علاوہ بعض عربی اور اردو تفاسیر کے تراجم بھی ذکر کیے گئے ہیں اور یہ مترجم کے بجائے اصل مفسر کے نام کے اعتبار سے مندرج ہیں۔ مولانا عبدالماجد دریابادی، عبداللہ یوسف علی اور بشیر احمد کے تراجم قرآن کو ترجمہ کے باب میں ذکر کرنے کے ساتھ (ع ۵۹، ۷۰، ۸۰) تفسیر کے اس حصہ میں بھی شامل کیا گیا ہے (ع ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۶۹)۔ مولانا آزاد کی تفسیر سورہ فاتحہ کا خلاصہ (مرتبہ اشفاق حسین) دو اندراجات (۴۲، ۱۹۳۱) کے تحت مذکور ہے جبکہ صرف ان کے نام میں معمولی سا فرق پایا جاتا ہے۔ اسی طرح اس باب میں قرآن کی مکمل و جزوی تفاسیر کے علاوہ متعدد ایسی کتابیں (نمبر ۱۷۲، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۹، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۹) ذکر کی گئی ہیں جو فی نفسہ فن ترجمہ وتفسیرِ قرآن یا مفسرین سے بحث کرتی ہیں۔ امام شافعی کے "الرسالہ" کے باب الناسخ والمنسوخ کا انگریزی ترجمہ (نمبر ۱۰۲)، ترجمان القرآن میں پیش کردہ مولانا آزاد کے افکار و خیالات کی تلخیص (BASIC CONCEPT OF THE QURAN NO. 173) اور قرآن و حدیث کی روشنی میں "نورِ الٰہی" سے متعلق امام غزالی کے متکلمانہ مباحث (مشکوٰۃ الانوار) کا انگریزی ترجمہ (نمبر ۱۸۶) تفسیر کے بجائے "قرآنی مطالعات" کے باب میں شامل کیا جاتا تو زیادہ موزوں ہوتا۔ مزید براں اس حصہ میں بعض ایسی کتابیں (مثلاً نمبر ۱۹۶) بھی ملتی ہیں جو مکمل طور پر عربی میں ہیں اور صرف ان کا مقدمہ یا ابتدائیہ انگریزی میں ہے۔

اس کتاب کا سب سے ضخیم حصہ اس کا چھٹا باب ہے جو قرآنیات کے مختلف پہلوؤں پر انگریزی مطبوعات کی بابت معلومات فراہم کرتا ہے اس میں ۱۵۲ اندراجات ہیں۔ مرتب نے اس حصہ کا تعارف کراتے ہوئے اس پہلو پر خاص زور دیا ہے کہ انھوں نے جملہ دستیاب کتابیاتی مآخذ کو استعمال کرتے ہوئے اسے جامع بنانے کی کوشش کی ہے اور صرف ان کتابوں کو اس باب میں شامل کیا ہے جو قرآنیات کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس حصہ میں کافی مواد اکٹھا کیا گیا ہے لیکن اس کے اندراجات پر گہری نظر ڈالنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے انتخاب اور ترتیب میں خاطر خواہ احتیاط اور تحقیق و تفتیش سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ اس میں مندرج متعدد ایسی کتابیں ہیں (نمبر ۲۱۳، ۲۲۲، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۸۶، ۱۲۰، ۲۱۴، ۳۳۳، ۳۴۴) جو مکمل یا منتخب تراجم

قرآن کے باب میں مذکور ہو چکی ہیں (نمبر ۱۲۳، ۱۱۶، ۱۳۷، ۴۸، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۶۱ بالترتیب) اس حصہ میں تکرار کی ایک دوسری مثال یہ سامنے آئی کہ ایک ہی مصنف کی ایک تالیف دو اندراج (۲۶۶/ ۴۳۹) کے تحت ذکر کی گئی ہے۔ مزید براں اس حصہ میں ایسی کتابیں درج کی گئی ہیں جو صرف جزوی طور پر قرآن سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثال کے طور پر اس میں اسلامی خطاطی کی بہت سی ایسی کتابیں شامل ہیں جن کا صرف ایک حصہ قرآن کی خطاطی سے متعلق ہے۔ اسی طرح قرآنی مطالعات کے ضمن میں ان کتابوں کی شمولیت کوئی معنی نہیں رکھتی جن میں کسی موضوع پر اسلامی نقطہ نظر سے عام انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے اور قرآنی مباحث کے ساتھ کوئی اختصاص نہیں پایا جاتا۔ اس حصہ کے تعارف میں مرتب نے خود یہ وضاحت کی ہے کہ اسلامیات پر شاید ہی کوئی ایسی کتاب ہو جس میں قرآن کریم سے استفادہ نہ کیا گیا ہو اس لیے اسلامیات پر عام کتابوں کو "قرآنی مطالعات" کے زمرہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن تعجب ہے کہ اس کتاب کے مشتملات میں اس اصول کو عملاً نہیں برتا جاسکا۔ کتاب کے زیر بحث حصہ میں تکرار اور غیر متعلق مطبوعات کے اندراج کے ساتھ قرآنیات پر متعدد اہم انگریزی تصانیف ذکر ہونے سے رہ گئی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اطلاعات اور رسل و رسائل کی بڑھتی ہوئی سہولیات کے باوجود تمام متعلقہ مطبوعات کا احاطہ دشوار تھا اور خود مرتب نے اس حصہ کے تعارف میں بجا طور پر یہ اعتراف کیا ہے کہ دستیاب ذرائع کو کام میں لانے کے باوجود وہ اس ببلوگرافی میں قرآنیات پر تمام کتابوں کی شمولیت کا دعویٰ نہیں کر سکتے (ص ۴۴)۔

پیش نظر کتاب کا آخری حصہ قرآنیات پر تحقیقی مقالات کے ساتھ مخصوص ہے جو دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں پی، ایچ، ڈی اور ایم اے کے لیے جمع کیے گئے اس میں ۹۴ اندراجات پی، ایچ، ڈی اور ، ایم ۔ اے سے متعلق ہیں۔ کتاب کا یہ حصہ اس لحاظ سے بہت قیمتی ہے کہ اس نوع کی معلومات غالباً پہلی بار یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مرتب کو اس حصہ کے لیے ماخذ صرف مغرب بالخصوص امریکہ و برطانیہ کی جامعات سے متعلق دستیاب ہوسکے ہیں اس لیے اس حصہ کے اندراجات خالصۃً انہی جامعات سے تعلق رکھتے ہیں اور اصحاب مقالات بھی زیادہ تر غیر مسلمین ہیں۔ مرتب نے اس میں ہر اندراج کے تحت محقق کا نام، مقالہ کا عنوان، متعلقہ یونیورسٹی کا نام اور

سنہ تکمیل ذکر کیا ہے۔ اس میں اگر سپروائزر (نگراں) کے نام کا بھی اضافہ ممکن ہوتا تو اس کی افادیت اور بڑھ جاتی۔ مرتب کی پیش کردہ فہرست میں کچھ تحقیقی مقالات ذکر ہونے سے رہ گئے ہیں ان میں سے اہم مقالات کی نشاندہی یہاں مناسب معلوم ہوتی ہے:۔

CEYLAN, Y., THEOLOGY AND TAFSIR IN THE MAJOR WORKS OF FAKHR-AL-DIN-AL-RAZI, UNIVERSITY OF EDINGBURG, 1980.

DAVIES, KRISTINA NELSON, ART OF RECITING THE QURAN, UNIVERSITY OF CALIFORNIA (BERKELEY), 1980.

GWYNNE, ROSALNIA WARD, TAFSIR OF ABU ALI AL-JUBBAI, UNIVERSITY OF WASHINGTON, 1982.

JASTANIAH, ABDUL AZIZ SADIQ, THE ISLAMIC STATE IN THE LIGHT OF THE QURAN AND SUNNA, CLAREMENT GRADUATE SCHOOL, 1982.

MIR, MUSTANSIR, THEMETIC AND STRUCTURAL COHERENCE IN THE QURAN: A STUDY OF ISLAHI'S CONCEPT OF NAZM, UNIVERSITY OF MICHIGAN, 1983.

KATSH, A. ISSAC, AGGADIC BACKGROUND OF THE QURAN, UNIVERSITY OF DROPSIE, 1944.

NOLIN, KENNETH EDWARD, ITQAN AND ITS SOURCES (WITH SPECIAL REFERENCE TO AL BURHAN FI ULUM AL-QURAN OF AL-ZARKASHI) UNIVERSITY OF HARTFORD, 1968.

RIPPIN, A., THE QURANIC ASBAB AL-NUZUL MATERIAL: AN ANALYSIS OF ITS USE AND DEVELOPMENT IN EXEGESIS, UNIVERSITY OF MICHIGAN 1981.

TORREY, CHARLES C., COMMERCIAL - THEOLOGICAL TERMS IN THE KORAN, UNIVERSITY OF STRASBOURG. 1892

AL-WOHAIBI, SALEH SULAIMAN, QURANIC VARIANTS (ILM AL-QIRA'AT): A HISTORICAL PHONOLOGICAL STUDY, INDIANA UNIVERSITY, 1982.

مذکورہ بالا تحقیقی مقالات میں سے چار کی نشاندہی ڈاکٹر قدوائی نے بھی اپنے تبصرہ (محولہ بالا ص۱۸) میں کی ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے مشتاق احمد کے تحقیقی مقالہ BUSINESS ETHICS IN THE QURAN, TEMPLE UNIVERSITY کے بارے میں بھی یہ صراحت کی ہے کہ یہ زیر تبصرہ کتاب میں شامل نہیں کی جاسکی۔ انھوں نے اس کا سنہ تکمیل ۱۹۸۰ء لکھا ہے جبکہ اسلامیات پر تحقیقی مقالات کی ببلوگرافی (محولہ بالا، ص۶، نمبر ۶۳) میں سنہ ۱۹۸۴ء مذکور ہے، اگر موخر الذکر سنہ صحیح ہے تو یہ مقالہ اس کتاب کے دائرہ میں نہیں آتا اس لیے کہ اس میں سنہ ۱۹۸۳ء تک کے ہی مطبوعات و مقالات شامل کیے گئے ہیں مزید براں زیر تبصرہ تالیف میں تحقیقی مقالات کے ضمن میں "معانی القرآن واعرابہا" پر پی ایچ، ڈی، کرنے والے اسکالر کا نام JALABI, A.A. لکھا ہوا ہے (نمبر ۴۸۲) جبکہ تحقیقی مقالات کی مذکورہ ببلوگرافی میں JALALI, A.A مندرج ہے (نمبر ۵۰۰)۔

کتاب کے اس آخری حصہ کی بابت ان تمام معروضات کے ساتھ ساتھ مرتب کی یہ شکایت قابل توجہ ہے کہ "کوشش کے باوجود مسلم جامعات اور مشرقی ملکوں کی یونیورسٹیوں سے مطلوبہ معلومات فراہم نہیں ہوسکیں اور اسی لیے تحقیقی مقالات کی اس فہرست کو جامع نہیں بنایا جاسکا" (ص۱۳)۔ اس کے متعدد اسباب ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ ریسرچ وتحقیق کے لیے قرآنیات کے کسی پہلو کو موضوع بنانے میں کماحقہ دلچسپی نہیں لی جاتی۔ اس کے ثبوت میں کم از کم مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) کی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ یہاں کے اب تک کے تحقیقی مقالات کی فہرست پر نظر ڈالنے سے یہ تلخ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ان میں محض دو چار قرآن سے متعلق ہیں جبکہ یہاں کم از کم پانچ شعبے ایسے ہیں جہاں ریسرچ کے لیے اس نوع کے موضوعات کو منتخب کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ عرب ممالک کی جامعات میں جہاں اس موضوع پر تحقیق کی زیادہ توقع کی جاسکتی ہے ذریعہ تعلیم زیادہ تر عربی ہے۔ تیسرے یہ کہ مشرقی ملکوں کی یونیورسٹیوں میں جمع کیے جانے والے تحقیقی مقالات کی انڈکسنگ اور سال بسال ان کی فہرست کی اشاعت کا سلسلہ ادھر ابھی کچھ ہی عرصہ سے شروع ہوا ہے جبکہ مغرب میں یہ سلسلہ بہت پہلے سے قائم ہے۔ کم از کم ہندوستان کی بابت قطعی طور سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس کام کا باقاعدہ آغاز سنہ ۱۹۷۴ء سے ہوا۔ ہندوستان کی تمام جامعات کے تحقیقی مقالات کی مشترکہ موضوعاتی کتابیات (BIBLIOGRAPHY OF DOCTORAL

(DISSERTATIONS) سب سے پہلے ۱۹۶۲ء میں انٹر یونیورسٹی بورڈ آف انڈیا (نئی دہلی) کے زیر اہتمام شائع ہوئی اس میں ۱۸۵۷ء سے ۱۹۷۰ء تک کے پی، ایچ، ڈی مقالات شامل کیے گئے تھے۔ اس کے بعد سے یہ ببلوگرافی ایسوسی ایشن آف انڈین یونیورسٹیز (نئی دہلی) کے زیر اہتمام شایع ہوتی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب کی مذکورہ تمام خامیوں وفرو گذاشتوں کے باوجود اس کی قدر وقیمت اپنی جگہ مسلم ہے۔ کم از کم اس کا یہی پہلو کافی اہمیت کا حامل ہے کہ اس نے قرآنیات کی مخصوص ببلوگرافی کے لیے ایک نہج فراہم کیا ہے اور اس سمت میں سفر کے لیے راستہ ہموار کیا ہے۔ مزید براں اس ببلوگرافی سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنیات میں مسلم وغیر مسلم اسکالرس کی دلچسپی کس قدر ہے اور مطالعہ وتحقیق اور تصنیف وتالیف کے لیے قرآن سے متعلق کن موضوعات میں زیادہ دلچسپی لی گئی ہے۔ یہ ببلوگرافی قرآنیات پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے یقیناً ممد ومعاون ثابت ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سے قرآنی علوم سے دلچسپی رکھنے والے اردو داں حضرات میں تحریک پیدا ہوگی اور وہ قرآنیات پر اردو لٹریچر کی ایک جامع کتابیات کی ترتیب واشاعت میں خصوصی توجہ دیں گے۔ اس کتاب کے نقائص کی وضاحت (جس کی دعوت خود مرتب نے ابتدائیہ میں دی ہے) سے مقصود یہ ہے کہ اس کا دوسرا ایڈیشن مزید جامعیت وصحت کے ساتھ شایع ہو، بہتر ہوگا کہ انگریزی میں قرآنیات پر کتابوں کے ساتھ مقالات ومضامین کا بھی اضافہ کیا جائے جنہیں مرتب نے (خود ان کی اپنی صراحت کے مطابق) جمع کر لیا تھا لیکن غالباً اختصار کے نقطہ نظر سے موجودہ ببلوگرافی میں انھیں شامل نہ کر سکے۔ مصنفین اور موضوعات کے اشاریہ جات کے ساتھ اگر مطبوعات کے نام کا اشاریہ بھی منسلک کر دیا جائے تو اس کی افادیت دوچند ہوجائے گی (اللہ الموفق وھو المستعان)۔

(ظفر الاسلام اصلاحی)